سوال

(192)چند روایات کی تخریج و تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا عبدالسلام بستوی نے اسلامی خطبات ''خطبہ نمبر ۲۳۔ ج ۱ ص ۲۲۰'' معراج النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔ اس کی تحقیق درکار ہے۔

اس حدیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ ''پھر مجھ کو نور میں پیوست کر دیا گیا اور ستر ہزار حجاب مجھ کو طے کرادیئے گئے کہ ان میں ایک حجاب دوسرے کے مشابہ نہ تھا، اور مجھ سے تمام انسانوں اور فرشتوں کی آہٹ منقطع ہوگئی، اس وقت مجھ کو وحشت ہوئی تو اس وقت پکارنے والے نے مجھ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لہجہ میں پکارا کہ ٹھہر جائیے، آپ کا رب صلوٰۃ میں مشغول ہے۔'' اور اس میں یہ بھی ہے کہ ''میں نے عرض کیا مجھ کو ان دو باتوں پر تعجب ہوا ایک تو یہ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے آگے بڑھ آئے اور دوسرا یہ کہ میرا رب صلوٰۃ سے بے نیاز ہے پھر ارشاد ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھو ''ہوالذی یصلی علیکم'' تو میری صلوٰۃ سے مراد رحمت ہے آپ کے لیے اور آپ کی امت کے لیے اور ابوبکر کی آواز کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے ایک فرشتہ ابوبکر کی آواز اور صورت کا پیدا کیا کہ آپ کو ان ہی کے لہجہ میں پکارے تاکہ آپ کی وحشت دور ہو۔ اور آپ کو ایسی ہیبت لاحق نہ ہو، جو آپ کے فہم مقصود سے مانع ہو۔ مواہب نے ابن غالب کے حوالہ سے ان روایات کو شفاء الصدور میں نقل کیا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت احمد بن محمد القسطلانی (متوفی ۹۲۳ھ) کی کتاب ''المواھب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ'' (ج ۲ ص ۳۸۲، ۳۸۳) میں مذکور ہے قسطلانی نے اسے ابوالحسن بن غالب سے نقل کیا ہے، ابوالحسن بن غالب نے اسے ابوالربیع بن سبع السبتی کی کتاب ''شفاء الصدور'' سے نقل کیا ہے۔

''شفاء الصدور'' کے بارے میں حاجی خلیفہ چلپی (متوفی ۱۰۶۷ھ) نے کسی صاحب ''مشارع الاشواق'' سے نقل کیا ہے کہ ''(واودع) اہادیثہ عریۃ عن الاسناد'' اور اس نے (اپنی کتاب میں) حدیثیں درج کی ہیں جو سندوں سے عاری ہیں۔ (کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۵۰)

یعنی یہ بے سند روایتوں والی کتاب ہے لہٰذا یہ روایت بھی بے سند ہونے کی وجہ سے مردود و بے اصل ہے۔

تنبیہ (۱) : المواھب اللدنیہ میں بہت سی موضوع، بے اصل اور ضعیف روایات موجود ہیں مثلاً اسی کتاب کے صفحہ ۳۶۸ (ج ۲ واللفظ لہ) پر سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے بحوالہ دلائل النبوۃ للبیہقی (ج ۲ ص ۳۹۳، ۳۹۴) مروی ہے : ''ثم صعدت الی السماء السابعۃ فاذا ابراہیم الخلیل ساند ظہرہ الی البیت المعمور کاحسن الرجال ومعہ نفر من قومہ۔۔'' الخ

اس روایت کی سند کا ایک راوی ابوہارون عمارہ بن جوین العبدی ہے (دلائل النبوۃ ۲ ۳۹۰) عمارہ بن جوین کے بارے میں امام حماد بن زید نے فرمایا: کان ابوہارون العبدی کذابا۔۔۔ الخ (الجرح والتعدیل ۲ ۳۶۴وسندہ صحیح)

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ''ابوہارون العبدی غیر ثقۃ یکذب'' (سوالات ابن الجنید: ۱) یعنی یہ راوی ضعیف، متروک اور جھوٹا تھا لہٰذا یہ روایت موضوع ہے۔

تنبیہ (۲): عبدالسلام بستوی (متوفی ۱۳۹۴ھ) کی کتاب ''اسلامی خطبات'' میں بہت سی ضعیف، مردود، منکر اور موضوع روایات موجود ہیں، مثلاً بستوی صاحب لکھتے ہیں:

''طوبٰی للمخلصین اولئک مصابیح الھدی و تنجلی عنھم کل فتنۃ ظلماء (بیہقی) مبارک اور خوش خبری ہو، اخلاص والوں کے لیے جو ہدایت کے چراغ ہیں، ان ہی کے ذریعہ تمام سیاہ فتنے دور ہوجاتے ہیں۔ (اسلامی خطبات ج ۱ ص ۱۵)

یہ روایت ''الترغیب والتراھیب'' میں بحوالہ بیہقی (شعب الایمان: ۶۸۶۱) مذکور ہے۔ (ج ۱ ص ۵۴ ح ۵)

شیخ البانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) لکھتے ہیں کہ: ''موضوع'' یہ روایت موضوع ہے۔ (ضعیف الترغیب والترھیب ج ۱ ص ۱۹، والسلسلۃ الضعیفۃ ج ۵ ص ۲۵۲ ح ۲۲۲۵)

اس حدیث کے راوی عبیدہ بن حسان کے بارے میں امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''کان ممن یروی الموضوعات عن الثقات'' وہ ثقہ راویوں سے موضوع روایتیں بیان کرتا تھا۔ (کتاب المجروحین ج ۲ ص ۱۸۹)

ابوحاتم الرازی نے کہا: ''منکر الحدیث'' (الجرح والتعدیل ۶ ۹۲)

اس موضوع روایت کی سند پر مزید بحث کے لیے السلسلۃ الضعیفۃ دیکھیں۔

تنبیہ (۳): اس قسم کی غیر مستند کتابیں جن میں موضوع و بے اصل روایات بغیر سند کے لکھی ہوتی ہیں ان سے عوام الناس کو بچنا چاہیے، ان کے مطالعے سے بغیر تحقیق کلی اجتناب کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص445

محدث فتویٰ